بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

ساقیا آمدن عید مبارک بادت

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روزنامہ الفضل

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر — لاہور قیمت فی پرچہ چھ پیسے

جلد ۳۹/۵ | ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ | ۱۳ تبوک ۱۳۳۰ ہش | ۱۳ ستمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۱۲

پاکستان نے کشمیر سے فوجوں کے انخلاء سے متعلقہ ڈاکٹر گراہم کی تجاویز کا جواب دے دیا

کراچی ۱۲ ستمبر۔ پاکستان نے آج ریاست جموں و کشمیر کو فوجوں سے خالی کرنے کے بارے میں اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم کے پیش کردہ تجاویز کا جواب دے دیا ہے۔ اس امر کا انکشاف آج پاکستان کے وزیر امور کشمیر عزت مآب مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کراچی سے راولپنڈی روانہ ہوتے وقت کیا آپ نے یہ نہیں بتایا کہ پاکستان نے ان تجاویز کو منظور کیا ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر گراہم نے کیا کیا تجویزیں پیش کی تھیں۔ اور حکومت پاکستان نے ان کا کیا جواب دیا ہے۔ البتہ آپ نے صرف اتنا کہا کہ یہ تجویزیں اگست ۱۹۴۸ء اور جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کی اساس پر تیار کی گئی ہیں۔

یاد رہے کہ ڈاکٹر فرینک گراہم نے ریاست کو فوجوں سے خالی کرانے کے لئے اپنی تجاویز نئی دہلی میں حکومت ہندوستان کو اور ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر کو بیک وقت دی تھیں۔

مسٹر گورمانی نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جہاں تک مجھے علم ہے ہندوستان کا جواب آج صبح تک ڈاکٹر گراہم کو نہیں پہنچا تھا۔ حکومت پاکستان نے ڈاکٹر موصوف سے ان کے مشن میں ہر ممکن تعاون کیا ہے۔

ڈاکٹر گراہم آج جنیوا کیلئے روانہ ہو رہے ہیں۔

پاکستان کا دوست ہمارا دوست اور پاکستان کا دشمن ہمارا دشمن ہے

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ مصر کے ایک موقر جریدہ نے ہندوستانی سفیر مقیم قاہرہ کے اس تازہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ مسئلہ کشمیر کے بارہ میں عرب ممالک غیر جانبدار ہیں لکھا ہے کہ عرب عوام کشمیر کے معاملہ میں ہندوستان کے رویہ کو نہایت غیر منصفانہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ کشمیر کے عوام کے حق خود اختیاری کو ٹھکرا کر دنیا کے مسلمانوں کو دکھ پہنچا رہا ہے۔ اخبار مذکور نے آگے چلکر لکھا ہے کہ اسلام جغرافیائی حدود کا پابند نہیں ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان دراصل ایک زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں۔ گویا ایک جسد ہے۔ اور اس کے ایک عضو کو تکلیف پہونچنے سے سارے جسد کو دکھ پہونچتا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ پاکستان ہمارا ہے۔ اور ہم پاکستان کے لئے ہیں۔ پاکستان کا دوست ہمارا دوست اور پاکستان کا دشمن ہمارا دشمن ہے۔

برطانیہ ہیگ کی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیگا

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ ایک خبر کے مطابق برطانیہ مصر کے خلاف ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں شکایت کرے گا۔ کہ سلامتی کونسل نے اسے نہر سویز سے جہازوں پر عائد کردہ پابندیاں ہٹانے کے لئے جو حکم دیا تھا۔ اس نے اس کی تعمیل سے گریز کیا ہے ایک مصری اخبار کے مطابق اس سلسلے میں ان تمام ملکوں میں جلد ہی بات چیت شروع ہو جائیگی جنہوں نے اس قرارداد کی حمایت کی تھی۔

آغائی حبیبی کے نام امداد کے پیغامات

پشاور ۱۲ ستمبر۔ افغان تحریک جمہوریت کے روح رواں آغائے عبدالحی حبیبی نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ انہیں روزانہ سینکڑوں پیغامات تحریک کی ہر ممکن امداد کے لئے موصول ہو رہے ہیں۔ یہ پیغامات یقیناً حوصلہ افزا ہیں۔ اور ان سے تحریک کو بے حد تقویت پہونچتی ہے۔ آپ نے کہا یہ ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے کہ آج جب دوسرے اسلامی ملک بیرونی ممالک کا جوا اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ افغانستان کے عوام ایسے لوگوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ جو افغانستان ہی کا باشندہ ہونے کے دعویدار ہیں۔

اسرائیل میں سامان خوراک کی قلت

تل ابیب ۱۲ ستمبر۔ اسرائیل میں سامان خوراک کی قلت شدید سے شدید تر ہوتی چلی جا رہی ہے روٹی کے علاوہ تمام اشیائے خوردنی کی راشن بندی کی جا چکی ہے۔ پھر بھی راشن تقسیم نہیں ہوتا۔ اور بعض اوقات تو دو دو ماہ کا راشن لوگوں کو نہیں ملتا۔ لیکن بلیک مارکیٹ سے ہر چیز باسانی مہیا ہو سکتی ہے۔

آئل میٹم میں التواء

طہران ۱۲ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق برطانیہ کو تیل سے متعلق از سر نو بات چیت شروع کرنے کے لئے جو پندرہ دن کا آئل میٹم دے رہے تھے۔ اس میں دو تین دن کا التواء پڑ گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس امر کا اظہار ڈاکٹر مصدق نے مسٹر گریڈی سے کیا۔ کیونکہ وہ اس آئل میٹم کی شرائط میں کچھ تبدیلی کرنا چاہتے ہیں۔ گو امریکی سفارت خانے اور دیگر سرکاری ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی کل شاہ ایران نے برطانوی سفیر سر فرانسس شیفرڈ کو شرف باریابی بخشا۔

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تاریخ وار حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

ربوہ ۹ ستمبر۔ پہلے سے اچھی ہے۔

ربوہ ۱۰ ستمبر۔ آج گھٹنہ میں بھیر درد ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

یونان اور ترکی کی معاہدہ اوقیانوس میں شمولیت

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ یونانی سفیر مسٹر پولیٹس نے اسٹار کے نامہ نگار مقیم واشنگٹن کو بتایا کہ "مجھے یقین ہے کہ جمعہ کو شروع ہونے والی اوٹاوہ کانفرنس میں یونان اور ترکیہ کو معاہدہ اوقیانوس میں شامل کر لیا جائے گا۔ مشرق قریب کے لئے ایک حفاظتی معاہدہ کے امکان کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس پر بعد میں گفتگو ہو گی

مجوزہ کانفرنس کے لئے انتظامات کئے جائیں

یہ تجویز مستحسن ہے

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ آج مصری وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا نے ایک بیان میں پاکستان مدیران جرائد کی کانفرنس کے صدر پیر علی محمد راشدی کی اس تجویز کو نہایت مستحسن قرار دیا ہے کہ مشرقی ملکوں کے جرائد کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ آپ نے مصری جرائد کی کمیٹی کو مجوزہ کانفرنس کے لئے انتظامات انجام دینے کی تاکید کی۔

لاہور ۱۲ ستمبر سول لائنز اے۔ آر۔ پی کی مشاورتی کمیٹی کا ہفت روزہ اجلاس ۱۶ ستمبر بروز اتوار صبح ۹½ بجے ڈویژنل دفتر نیڈو ہوٹل میں منعقد ہو گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کے ۳ مکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

جلسہ سالانہ کے پروگرام کے متعلق اعلان

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

جیسا کہ ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ گذشتہ سال جماعت کے فاضل مقررین نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائی تھیں:-

(۱) ذکر حبیب (۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدید مخالفت کے باوجود آپؑ کی کامیابی۔ (۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ عدیم المثال ہے۔ (۴) پسر موعود کی پیشگوئی کا ظہور۔ (۵) نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط اسلام نے کیوں منع قرار دیا ہے۔ (۶) ممالک یورپ میں تبلیغ اسلام کا مستقبل (۷) دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے (۸) احمدیت کے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات (۹) حیات آخرت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے (۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں (۱۱) عقیدہ و مذہب کی آزادی۔ کیا اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ (۱۲) انڈونیشیا کے حالات۔

اس سال کے جلسہ کے لئے اگر کوئی دوست کوئی موضوع تقریر تجویز کرنا چاہیں۔ تو وہ بیس ستمبر تک اپنی تجویز نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھا جائے۔ کہ مضامین تجویز کردہ حتی الوسع مندرجہ ذیل عنوانات کے اندر ہوں۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ۔ (۲) فلسفۂ احکام شریعت (۳) دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ (۴) اجرائے نبوت (۵) وفات مسیح ناصری علیہ السلام (۶) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۷) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں (۸) مسئلہ خلافت (۹) علوم کلام (۱۰) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (۱۱) عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات (۱۲) جدید تحریکات (۱۳) تبلیغ اسلام اور احمدیت (۱۴) جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت۔

ماہوار تبلیغی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ بھجوائیں

انتخابات کے وقت جماعتیں اپنی کثرت رائے سے کوئی خدمت کا عہدہ ایسے مخلص اور جواں ہمت احباب کے سپرد کرتی ہیں۔ جن کے متعلق انہیں پورا اعتماد ہوتا ہے۔ کہ وہ اس خدمت کو بطور احسن ادا کرسکیں گے۔ اس لئے مرکز کے احکام کی تعمیل کروانے میں وہ خود ذمہ وار ہوتے ہیں۔ اور جو صاحب اس خدمت کو قبول کرتے ہیں۔ ان کا مفوضہ عہدہ قبول کرنا انہیں فرائض کی ادائیگی کے لئے ذمہ وار گردانتا ہے۔ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے ایک لائحہ عمل تجویز کرکے بھیجا گیا تھا۔ جس میں سکرٹریان تبلیغ کی رہنمائی کے لئے ایک معین پروگرام درج تھا۔ اور مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ مجوزہ پروگرام کے مطابق اپنی کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک نظارت ہذا میں بھیجا کریں۔ مگر اس وقت تک جس رفتار سے رپورٹیں آرہی ہیں۔ وہ ہرگز تسلی بخش نہیں۔ یہ تساہل سلسلہ کے تبلیغی پروگرام کو حد درجہ نقصان پہنچانے والا ہے۔ اور اسکی تمام تر ذمہ داری جہاں براہ راست سکرٹریان تبلیغ پر ہے۔ وہاں افراد جماعت اور امراء و صدر صاحبان پر بھی ہے۔ امراء و صدر صاحبان اس بات کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور ماہوار تبلیغی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ بھجوانے کا مستقل انتظام فرمادیں۔ احباب کا میں اس کے لئے ممنون ہوں گا (ناظر دعوت و تبلیغ)

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے مزید روپے کی ضرورت

لجنات اماء اللہ توجہ کریں

جیسا کہ بہنوں کو معلوم ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ کا دفتر شاندار پیمانہ پر تعمیر ہو رہا ہے۔ اس وقت تک اس مقصد کے لئے جس قدر رقم جمع کی گئی تھی۔ وہ سب ختم ہو چکی ہے۔ اور تعمیر کی تکمیل کے لئے مزید تیس ہزار روپے کی رقم کی ضرورت ہے۔ جس کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لے لی گئی ہے۔ رقم تقسیم کرکے تمام لجنات پر پھیلا دی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک باوجود بار بار توجہ دلانے کے بہت کم لجنات نے اس طرف توجہ دی ہے۔ تمام لجناب کی عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ مستورات کے سامنے اس چندہ کی اہمیت کو بیان کریں۔ اور جلد از جلد مقررہ رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جہاں جہاں لجنات قائم ہیں۔ وہاں کی مستورات کو چاہیئے۔ کہ براہ راست مرکز میں اپنا چندہ بھجوا دیں۔ اگر جلد از جلد رقم جمع نہ کی گئی۔ تو ڈر ہے کہ عمارت کا کام بند نہ کرنا پڑے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

خاکسار کا ایک بھتیجا قریباً ایک ماہ سے لاپتہ ہے یہ لڑکا راولپنڈی سے اپنے ساتھیوں سمیت کالا کیمپ ضلع جہلم آرہا تھا کہ اس کے ساتھی دینا سٹیشن پر اتر گئے۔ اور وہ جہلم کے راستے کالا کیمپ آنے کے لئے ان کے ساتھ دینا سٹیشن پر نہ اترا۔ اس کے بعد وہ لاپتہ ہے۔ لڑکے کا نام عبد الحمید ولد عبد الرحمٰن مرحوم ہے۔ عمر گیارہ سال۔ قد چھوٹا۔ رنگ گندمی۔ دانت قدرے خراب کچھ میلے سے۔ ہاتھی ناک میں کرتہ۔ قمیص اور سلوار سفید۔ سر اور پاؤں سے ننگا ہے۔ یہ لڑکا موضع دھوڑیال ریاست جموں کا مہاجر ہے۔ اور آجکل اپنی والدہ کے ساتھ کالا ریفیوجی کیمپ ضلع جہلم میں رہا کرتا تھا۔

(خاکسار غلام احمد متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر براستہ لالیاں ضلع جھنگ)

بس غور کئے جاؤ

تم ظلم کئے جاؤ تم جور کئے جاؤ
ہم صبر کئے جائیں تم اور کئے جاؤ
تم جور کئے جاؤ یہ دور تمہارا ہے
ہاں ختم نہ ہو جب تک یہ دور ۔ کئے جاؤ
جو کرتے ہیں کرنے دو جو ہوتا ہے ہونے دو
تنویر نہ کچھ پوچھو بس غور کئے جاؤ

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

تھرڈ ایئر۔ اے ۔ بی ۔ ایس ۔ سی ۔ نیز ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ ایس ۔ سی کلاسز میں داخلہ انشاء اللہ ۲۴ ستمبر بروز پیر شروع ہوگا۔ فرسٹ ایئر ایف اے اور ایف ۔ ایس ۔ سی میں داخلہ کے لئے صرف ۲۴ ستمبر کا دن مخصوص ہوگا۔ تفصیلی کوائف کے لئے کالج پراسپکٹس طلب فرمایئے۔

(مرزا ناصر احمد ایم ۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

جلسوں کے متعلق ضروری اعلان

نظارت ہذا نے جماعتوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ ہر تحصیل کی جماعتیں باہمی تعاون سے کسی ایک مرکزی جماعت میں جلسہ منعقد کیا کریں۔ جلسہ میں تحصیل کی جملہ جماعتوں کے احباب شامل ہوں۔ اور مرکزی مبلغین احمدیت کے نقطہ نگاہ کو احسن طور پر پیش کریں۔ نیز تربیتی ضروریات کے متعلق بھی ضروری کارروائی کی جائے۔

نظارت ہذا اس بات پر خوشی محسوس کرتی ہے۔ کہ متعدد جماعتوں نے اس تحریک پر لبیک کہا۔ اور بڑے کامیاب جلسے منعقد کئے ہیں۔ اور اس طرح وسیع پیمانہ پر تبلیغ حق کا موقعہ بہم پہنچایا گیا ہے۔ خاص طور پر ہوڑ چک ضلع شیخوپورہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ چاہ احمدیاں والا ضلع ملتان۔ چک ۸۷ ضلع سرگودھا۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ اور خوشاب کی جماعتیں قابل ذکر ہیں۔ کہ انہوں نے پوری جدوجہد سے بڑے پیمانے پر جلسے کئے۔ ان جماعتوں کے علاوہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ۔ کھوکھر غربی تحصیل گجرات۔ ڈیرہ غازیخاں اور منگروٹ ضلع ڈیرہ غازیخاں کی جماعتوں نے بھی جلسوں کا انتظام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس کے علاوہ کئی جلسے چھوٹے پیمانے پر ہوئے۔ اب پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ہر تحصیل کی جماعتیں باہم مل کر جلسے منعقد کرنے کا انتظام کریں۔ جس میں ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔ جو ہمارے خلاف پیدا کی جاتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ اسلام کے موٹے موٹے احکام مثلاً قرآن شریف کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرنا نمازوں کو سمجھ کر اور پابندی سے پڑھنا بد عادات و رسوم کو ترک کرنا۔ فضول خرچی سے اجتناب اور قومی ضروریات میں دل کھول کر خرچ کرنا۔ استحکام پاکستان کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا وغیرہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ ان اغراض کے حصول کے لئے جو جماعتیں ستمبر کے مہینہ میں جلسوں کا انتظام کر سکتی ہوں۔ وہ فوری طور پر نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا علماء اور مبلغین کرام کا پروگرام متعین کیا جاسکے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

الفضل لاہور
۱۳ ستمبر ۱۹۵۱ء

تسلیم و رضا کا شاہکار

عید قربان حج کی عید بھی کہلاتی ہے۔ قربانی بے شک اس عید کی مرکزی حقیقت ہے۔ مگر یہ حج کا ہی ایک جزو ایک نہایت اہم جزو ہے اللہ تعالےٰ نے مومنوں پر جو مکمل چیز فرض کی ہے۔ وہ حج ہے۔ حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے اور ہر مسلمان کے لئے جس پر حج کی شرائط پوری ہوتی ہوں۔ زندگی میں کم سے کم ایک دفعہ کرنا فرض ہے۔

حج کے متعلق غیر مسلم اقوام میں بڑی غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ جب وہ مناسک حج دیکھتے ہیں یا ان کے متعلق تفصیلات پڑھتے ہیں۔ تو وہ خیال کر لیتے ہیں کہ شاید یہ بھی بت پرستی ہی کی ایک قسم ہے۔ اور ان کے خیال میں باوجودیکہ اسلام توحید باری تعالےٰ پر ہی تمام زور دیتا ہے۔ پھر بھی ایک قسم کی بت پرستی حج کی صورت میں مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

کعبہ کے گرد طواف۔ کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی منیٰ میں کنکریاں مارنا حجر اسود کو بوسہ دینا۔ اور ایسے ہی دوسرے مناسک حج بظاہر شاید بت پرستانہ معلوم ہوتے ہوں۔ اور چونکہ بت پرست بتوں کے سامنے کچھ ان سے ملتی جلتی حرکات کرتے ہیں۔ اس لئے غیر مسلموں کو جن کو حج کی حقیقت معلوم نہیں یہ غلط فہمی پیدا ہو جانا کوئی بعید از قیاس نہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ مومن کے دل کا حال نہیں جانتے اور اپنے دل کے حال پر اس کا بھی اندازہ لگا لیتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب حجر اسود کو بوسہ دینے لگے تو باآواز فرمایا کہ

”میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے جو
نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان
مگر رسول اللہ نے تجھے بوسہ دیا اس لئے
میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے اقتداء میں تجھے بوسہ دیتا ہوں“

تقریباً یہی الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بھی حضرت عمرؓ کی تقلید میں حج کے وقت فرمائے۔

مسٹر لیکی یورپین مصنف جنہوں نے تہذیب یورپ کی تاریخ لکھی ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”تمام تاریخ عالم میں مجھے دو واقعات کی سمجھ نہیں آسکی۔ ایک تو یہ کہ یونان نے ایک نہایت ہی قلیل عرصہ میں اتنے فلاسفر حکیم اور دانا پیدا کئے کہ انہوں نے ہر قسم کے دنیاوی علوم کی بنیاد رکھدی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ جو قوم مسلمان ہو جاتی ہے پھر اس کا سر کبھی لکڑی۔ اینٹ یا پتھر کے بت کے سامنے نہیں جھک سکتا“

ہم نے مسٹر لیکی کا یہ قول یاد سے بیان کیا ہے اس کی کتاب موجود نہ ہونے کی وجہ سے پورا حوالہ نہیں دیا جا سکتا۔ مگر ان کا مطلب وہی ہے جو ہم نے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خواہ مسلمان اسلامی شعار سے کتنے بھی دور جا پڑیں توحید باری تعالےٰ کا اعتقاد ان کے دلوں میں اسقدر راسخ ہو چکا ہے کہ اب ان کی جبین کسی ظاہری خداوند کے آگے سجدہ ریز نہیں ہو سکتی چونکہ غیر مسلم اکثر اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اس لئے وہ مناسک حج کو اسی طرح کی بت پرستانہ حرکات خیال کرتے ہیں۔ جس طرح کی حرکات بت پرست اقوام اپنے بتوں کے لئے کرتے ہیں۔ غالب دہلوی کو بھی شاید اسی خیال سے کہنا پڑا

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

یعنی مسلمان جس کو سجدہ کرتے ہیں وہ قبلہ نہیں ہے۔ جو مکہ میں سب کو ظاہری آنکھوں سے نظر آتا ہے بلکہ ان کا مسجود تو حد ادراک سے پرے ہے۔ اور ان کا حقیقی قبلہ وہی ہے۔ یہ ظاہری قبلہ تو صرف قبلہ نما ہے۔

چونکہ فی زماننا مسلمانوں نے ہندوؤں اور عیسائیوں غیرہ اقوام کی مشرکانہ رسومات اپنالی ہیں۔ اسلئے غالب نے ”اہل نظر“ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یعنی خاص لوگ جو حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ مسلمانوں نے بہت سی مشرکانہ رسوم اپنالی ہیں پھر بھی جس کو عرف عام میں بت پرستی کہا جاتا ہے۔ وہ جاہل سے جاہل مسلمان بھی کرنے سے ضرور گریز کرتا ہے پھر سوال یہ ہے کہ آخر یہ مناسک حج کیا چیز ہیں۔ ان کا ادا کرنا کیوں اہم ہے۔ حج مسلمانوں پر کیوں فرض کیا گیا ہے۔ اور بت پرستی سے اس کا مابہ الامتیاز کیا ہے۔

آج سے چار پانچہزار سال پہلے ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کی مدد سے کعبۃ اللہ کی بنیاد رکھی۔ اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے پہلا گھر بنایا۔ جیساکہ قرآن مجید اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفاً
وما کان من المشرکین۔ انّ
اول بیتٍ وضع للناس للذی
ببکۃ مبارکاً وھدیً للعٰلمین ٥
فیہ اٰیاتٌ بیّنٰت مقام ابراھیم
ومن دخلہ کان اٰمناً۔ وللہ
علی الناس حج البیت من استطاع
الیہ سبیلا۔

یعنی ملت ابراہیم علیہ السلام کی جو موحد تھا پیروی کرو۔ اور وہ مشرکین میں سے نہ تھا۔ یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا۔ البتہ وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا ہے۔ اور تمام دنیا کے لئے ہدایت ہے۔ . . . .

. . . اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں۔ مقام ابراہیم ہے۔ جو اس میں داخل ہوا۔ وہ امن والا ہو گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے واسطے لوگوں پر جو سفر کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اس گھر کا حج فرض ہے

ان آیات اللہ سے حج کی تمام حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کعبۃ اللہ کی بنیاد ایک ایسے حنیف موحد اور خدا پرست انسان نے رکھی تھی جس کی گواہی خود اللہ تعالےٰ دیتا ہے۔ کہ وہ مشرکین میں سے نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے نہایت جوش سے بت پرستی کی جڑوں پر جس نے کلہاڑا رکھا وہ ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی ہیں۔ اس عظیم الشان کارنامہ میں آپ کو جن مصائب کے سمندر سے گذرنا پڑا وہ ناقابل بیان ہیں۔ جو قربانیاں آپ نے دیں۔ وہ دنیا کی تاریخ میں بلند ترین درجہ رکھتی ہیں۔

آپکا کام بت پرستی کے ضمن میں صرف تخریبی نہیں تھا۔ بلکہ تعمیری بھی تھا۔ آپ نے نہ صرف بڑے بڑے شاہی بتکدوں کو توڑ پھوڑ کر رکھدیا بلکہ آپ نے مکہ جیسی غیر ذی زرع وادی میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے وہ عظیم الشان پہلا گھر بنایا۔ جس کو کعبۃ اللہ کہتے ہیں۔ اور اس کی حفاظت قیام واستحکام کے لئے اپنے جگر گوشہ سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار بندہ کو مقرر کیا۔ مگر یونہی نہیں پہلے اللہ تعالےٰ کے سامنے اپنا اور اپنے نور نظر کا امتحان پیش کیا۔

اللہ تعالےٰ کے ایک اشارہ پر اپنے اس جگر گوشہ کو ذبح کر ہی دیتے۔ اگر اللہ تعالےٰ خود درمیان میں نہ آتا۔ اور وہ جگر گوشہ وہ تھا۔ کہ جب آپ نے اس کی رائے طلب کی تو کہنے لگا۔

قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی
انشاء اللہ من الصابرین۔

یعنی اس نے کہا۔ اے میرے باپ جو اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے۔ وہی کرلے۔ انشاء اللہ تو مجھ کو صابروں میں سے پائے گا۔

یہ ہیں وہ دو عظیم الشان بزرگ جنہوں نے کعبۃ اللہ کی بنیاد رکھی۔ اور خالص اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے پہلا گھر بنایا۔ اور بنانے سے پہلے وہ عظیم الشان امتحان دیا۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

کیا یہ گھر ایسا نہیں۔ جس کی حفاظت خود اللہ تعالےٰ کرتا۔ اس لئے کہ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں ان دو انسانوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی توحید دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنا مال۔ اپنی جان۔ اپنی عزت۔ اپنا وطن الغرض اپنی ہر چیز اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش کر دی ایسی عظیم الشان تسلیم و رضا کے نشانات کو دنیا سے اللہ تعالےٰ کس طرح مٹ جانے دیتا۔ اور کس طرح مٹ جانے دے۔

حج کا مطلب یہی ہے کہ اس تسلیم و رضا کی روح کو ہر وقت تازہ رکھا جائے۔ جو آج سے چار پانچ ہزار سال قبل ان دو موحد ہمہ تن قربانی بندگان خدا نے دکھائی۔ تسلیم و رضا۔ چونکہ جسم اور روح ایک ہی کل کے اجزاء لاینفک ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ جو انسانی نفسیات کا خالق ہے۔ چاہتا ہے کہ ان ظاہری نشانات کو قیامت تک قائم رکھا جائے۔ تاکہ مکہ میں داخل ہونے والے ان نشانات کو دیکھ کر اور ان مناسک کو ادا کر کے اپنی روحوں میں اس تسلیم و رضا کو زندہ کریں۔ جو اللہ تعالےٰ کے پہلے گھر کی بنیاد رکھتے وقت اس باپ بیٹے نے دکھائی تھی۔ اور جو لوگ حج کی استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ حج کی مرکزی حقیقت یعنی قربانی کو قائم کریں۔ تاکہ ان کی روحیں اس عظیم الشان انعام سے محروم نہ رہ جائیں۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ قربانی صرف حاجیوں کے لئے ہے۔ اور صرف مکہ ہی میں ہونی چاہیئے۔ ان کو صلح حدیبیہ کا واقعہ یاد کرنا چاہیئے۔ اگر عمرہ میں حدیبیہ میں قربانی ضروری ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فعل سے ثابت ہے۔ تو حج کی عید کو لاہور میں بھی ضروری ہے۔ البتہ استطاعت کی شرط عام ہے۔

اگر ہم ان باتوں کو پیش نظر رکھیں۔ جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں۔ تو قربانی نہایت ضروری ثابت ہوتی ہے۔ یہ ہم کو اس عظیم الشان تسلیم و رضا سے جوڑتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کا پہلا گھر تعمیر کرتے وقت عظیم الشان آزمائشوں اور قربانیوں سے دکھائی گئی۔ وہ تسلیم و رضا جس کو آج کل کی زبان میں تسلیم و رضا کا شاہکار کہنا چاہیئے۔ تسلیم و رضا کا مکمل ماڈل کہنا چاہیئے۔ یعنی ملت حنیفی کی مرکزی حقیقت۔

الدنیا سجن للمومن وجنۃ للکافر

از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب گوجرانوالہ

(۳)

(۶)

مقید انسان کے لئے مخصوص قسم کا کھانا ہوتا ہے۔ اور اس کو اجازت نہیں ہوتی کہ اس کے علاوہ وہ اور کھانا کھا سکے اسی طرح مومنوں کے متعلق بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "سجن" سے تشبیہ دے کر اشارہ فرمادیا کہ انہیں اجازت نہیں۔ کہ ہر قسم کی اشیاء اکل وشرب میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

(۱) یا ایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً (بقرہ ع ۲)

(۲) انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر (" ")

(۳) یا ایھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم (" ")

گویا حلال طیب رزق کھانے کی اجازت ہے۔ مردہ۔ خون اور لحم الخنزیر ممنوع ہے۔ اور اسی طرح ایک قید خانہ کے قیدی کے لئے خاص کھانے کی اجازت ہوتی ہے

(۷)

مقید انسان کو اپنے قید خانہ کی زندگی میں اپنے بیٹوں۔ اولاد۔ بھائیوں اور رشتہ داروں سے علیحدگی اختیار کرنی پڑتی ہے اور وہ ان سے تعلقات قائم نہیں رکھ سکتا۔

اسی طرح ایک مومن انسان کے لئے دنیا کی زندگی میں ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کے مقابلہ میں مومن نہ بھائیوں کی پرواہ کرے۔ نہ اولاد کی نہ عزیز واقرباء کی۔ اس کے سامنے ایک ہی مقصد ہو۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی رضاء اور لقاء ہے۔ رشتہ داروں کی رشتہ داری۔ اقرباء کا قرب۔ تعلقداروں کے تعلقات خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں اس کی نظر میں سب ہیچ ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ کے مومن بندوں کو یہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ الٰہی جماعتیں ہمیشہ عام تعلقات سے الگ ہو کر بنتی ہیں۔ دنیاوی رشتہ داروں اور تعلقات کا انقطاع کرنا ہی پڑتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا ہؤا۔ مسلمان خود اپنے والدین اقربا اور رشتہ داروں سے الگ ہوئے۔ نہ صرف الگ۔ بلکہ میدان جنگ میں ایک دوسرے کے مقابل پیش ہوئے

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

(۱) یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان (سورہ توبہ ع ۳)

کہ مومنوں پر فرض ہے کہ اپنے باپ اور اپنے بھائیوں سے تعلقات نہ رکھیں۔ اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دینے والے ہوں

(۸)

مقید انسان کو ہر شخص سے ملنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک خاص طبقہ سے ہی مل سکتا ہے جس کے متعلق پہلے خداوندان جیل سے اجازت طلب کی جاتی ہے

اسی طرح مومن کو دنیا کی زندگی میں نیکوں اور صالحین کے ساتھ تعلقات رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن کفار اور مشرکین سے تعلقات رکھنے کی اجازت نہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کی دنیاوی زندگی کو "سجن" سے مشابہت دی

(۱) یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین (سورہ نساء ع ۲۱)

اے مومنو۔ مومنوں کے سوا کفار کو دوست نہ رکھو

(۲) یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصارٰی اولیاء (مائدہ ع ۸)

اے مومنو۔ یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ

(۳) یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزواً ولعباً من الذین اوتوا الکتاب والکفار اولیاء (مائدہ ع ۹)

اے مومنو کفار کو اور ان لوگوں کو جو اہل کتاب میں سے دین سے تمسخر کرتے ہیں دوست نہ بناؤ

(۴) ولا تنکحوا المشرکات (بقرہ ع ۲۷)

مشرکات سے شادی نہ کرو

(۵) ولا تنکحوا المشرکین (" ")

مشرکین سے شادی نہ کرو۔

یہی ایک اصل ہے۔ جو قوموں کی زندگی کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اگر انبیاء کی جماعتوں کو اجازت دی جائے کہ وہ عام لوگوں کے ساتھ جن سے وہ ہر لحاظ سے ممتاز اور مبرا ہوتے ہیں۔ گھل مل جائیں۔ ان سے تعلقات اخوت ومودت قائم کریں۔ ان سے رشتہ داریاں جاری رکھیں۔ تو وہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ اور کبھی پروان نہیں چڑھے گی۔ کیونکہ زاہد مواد کے ساتھ صحت مند حصہ جسم بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ یہ ایک اصل ہے جسے آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مدنظر رکھا اور جماعت احمدیہ کو الگ بنیادوں پر احیاء اسلام کے لئے تیار کیا۔

الغرض آنحضرت صلعم نے مومن کی زندگی کو "سجن" سے تشبیہ دے کر اسے ایک خاص طبقہ سے زیادہ تعلقات رکھنے سے روک دیا۔

(۹)

مقید انسان کی "سجن" میں زندگی اپنی زندگی نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسروں کی زندگی ہوتی ہے۔ اسے دوسروں کے احکام پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کا سب کچھ انہیں لوگوں کے لئے وقف ہوتا ہے۔ جن کے سپرد اس کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک مومن انسان کا مال اس کا مال نہیں۔ اس کی جان اسکی جان نہیں۔ بلکہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔

(۱) ان اللہ اشترٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ (سورۃ توبہ ع ۱۴)

اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کے مال اور ان کی جانیں خرید لی ہیں۔ اور اس کے بدلہ میں ان سے جنت کا وعدہ کیا ہے

(۲) ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین (توبہ ع ۱۴)

نبی اور مومنین کو مشرکین کے لئے استغفار کی اجازت نہیں ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی دنیاوی زندگی کو سجن سے تشبیہ دیتے ہوئے مومنین پر اس اصل کو واضح کیا۔ کہ اب تم دوسرے کی مرضی کے تابع ہو اور تمہارا مال اور تماری جان اور تمہارا ہر عمل خدا تعالےٰ کی مرضی کے تابع ہونا چاہیئے۔

(۱۰)

مقید انسان کا اصل مقصود قید خانہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اصل مقصد آزادی اور قید خانہ سے رہائی ہوتا ہے۔ وہ قید خانہ کی زندگی پر قانع نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ وہ اس لئے قید خانہ میں رہتا ہے۔ کہ اسے قید خانہ میں رہنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ ورنہ وہ ہر وقت رہائی کی جستجو اور خواہش رکھتا ہے

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کی زندگی کو سجن سے تشبیہ دیکر یہ امر واضح کیا۔ کہ دنیا تمہارا منتہیٰ اور مقصود نہیں۔ بلکہ تمہارا مقصد اس سے بہت بلند ارفع اور اعلےٰ ہے تمہارا مقصد اللہ تعالےٰ کو پانا ہے۔ تمہارا مقصد اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے۔ تمہارا مقصد اللہ تعالےٰ کی لقاء اور رضا ہے اور سب سے زیادہ محبت تمہیں اللہ تعالےٰ سے ہی ہونی چاہیئے۔

(۱) والذین اٰمنوا اشد حباً للہ۔ (سورہ بقرہ ع ۲۰)

مومن سب سے زیادہ اللہ سے پیار کرتے ہیں

(۲) یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین۔ (انفال ع ۸)

کہ اے نبی تیرے اور تیرے متبعین کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

(۳) قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین (انعام ع ۲۰)

کہ کہہ دے میری نماز۔ قربانیاں۔ موت و حیات سب کچھ اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہے۔

گویا مومن دنیاوی زندگی پر قانع نہیں ہوسکتا بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالےٰ کی رضا ولقاء ہوتا ہے۔ جس طرح ایک مقید انسان قید خانہ کی زندگی پر مطمئن نہیں ہوتا۔

پس اگر انسان ان بے شمار پابندیوں۔ اور ان گنت احکامات۔ اور ان بے حساب منہیات اور ان گرہ در گرہ امر پر غور کرے۔ اور دیکھے کہ مومن کے لئے جو مشکلات ہیں۔ ان کے گرد دلفریب مناظر ہیں۔ جاذب نظر مشاہدات ہیں۔ جو قدم قدم پر اس کے ایمان کو خراب کرنے کے لئے موجود ہیں۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ ایک مومن انسان ذمہ داریوں کے نیچے دبا ہؤا ہے۔ اور ایک بہت بڑا بوجھ ہے۔ جو اس کے کندھوں پر ہے۔ عظیم ترین فرائض ہیں جو اس نے ادا کرنے ہیں۔ بے مثال عقدے ہیں۔ جو اسکے ناخن تدبر نے حل کرنے ہیں۔ بے شمار لق ودق صحرا ہیں۔ جو اس نے عبور کرنے ہیں۔ دنیا گناہوں سے پٹی پڑی ہے۔ کفر و الحاد کے پہاڑ ہیں۔ جن سے اسے ٹکرانا ہے۔ تو ایک سنجیدگی سے غور کرنے والے پر یہ امر واضح ہو جائے گا۔ کہ واقعی ہمارے سرور کائنات صلعم نے جو فرمایا۔ الدنیا سجن للمومن۔ یہ بھی پر صداقت ہے اور حضور کے بے مثال کلام کی ایک زندہ مثال۔ (باقی آئندہ)

ورزشی مقابلے — سالانہ اجتماع

۱۲-۱۳-۱۴- اکتوبر ۱۹۵۱ء

ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء تک مرکز میں آنی ضروری ہے تا پروگرام کی تیاری میں سہولت ہو کھیلوں کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۵ اگست ۱۹۵۱ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلام کے مغربی نقاد

(از مکرم منیب سیفی صاحب بی۔ اے)

کسی مذہب کے متعلق رائے قائم کرنے کے لئے بے شک یہ بات بھی ضروری ہے کہ اس کے ماننے والوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے۔ ان کے اخلاقی معیار کو پرکھا جائے اور ان کی روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھنے والے امور کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ لیکن اس سلسلہ میں اس بات کو ہرگز نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ جب مرور زمانہ کسی مذہب کے ماننے والوں کو اس مذہب کی اصلیت سے بیگانہ کر دیتا ہے اور اس سے تعلق رکھنے کا دعویٰ کرنے کے باوجود لوگ اس کی حقیقت سے ناآشنا ہو جاتے ہیں تو محض اس مذہب کے ماننے والوں کو دیکھ کر اس مذہب کی اصل تعلیم کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ صرف وہ لوگ جو اپنے مذہب کے پیشوا کے زمانے سے تعلق رکھتے ہوں یا کچھ عرصہ بعد تک کے ہوں اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہو سکتے ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ کسی نقاد کو اس سے اصولاً انکار نہیں ہو سکتا۔

مثلاً عیسائیوں کی خامیاں اس عیسائیت کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتیں جس کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے رکھا تھا۔ چنانچہ ہم محض عیسائیوں کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مسیح ناصری کسی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی طرف بلاتے تھے۔

اسی طرح اسلام کے متعلق اندازہ لگانا ہو تو صرف آجکل کے مسلمانوں کو دیکھنا کافی نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص صرف مسلمانوں کی خامیوں کی طرف توجہ دلا کر اسلام پر نکتہ چینی کرنا شروع کر دے تو یقیناً یا تو وہ خود غلطی خوردہ ہے یا پھر جان بوجھ کر لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش کر رہا ہوگا۔

مغربی ممالک کے نقادوں نے اسلام کے ساتھ ایسا ہی سلوک روا رکھا ہے۔ علوم و فنون کے مختلف شعبوں میں ان کے فنِ تحقیق و تنقید نے نہایت قیمتی گل کھلائے ہیں۔ لیکن جونہی یہ لوگ اسلام کے متعلق سوچنا شروع کرتے ہیں اپنے فن تنقید کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن میں اس مختصر سے مضمون میں صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ اسلام کو مغربی نقادوں کی کتب میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان پر مسلمانوں کی ایک "خاص خامی" ظاہر ہوتی ہے اور وہ ہے "شادی بیاہ کا طریق" مثلاً مغربی نقاد اپنی ساری کوشش اس بات پر صرف کر دیتے ہیں کہ مسلمانوں میں شادیاں بچپن ہی کے زمانے میں کر دی جاتی ہیں اور کہ ان بچوں کو بڑے ہو کر اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ خامی موجود ہے بھی تو اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مسلمان جہاں بھی گئے ہیں وہاں انہوں نے کچھ اپنا تمدن لوگوں کو دیا اور آہستہ آہستہ کچھ باتیں دوسروں کی بھی اخذ کر لی ہیں۔ چاہیے وہ بری ہی کیوں نہ ہوں اور مختلف قوموں کے اختلاط کا یہ ایک لازمی نتیجہ ہے۔

ہندوستان میں بعض مسلمان گھرانوں میں بچپن ہی میں شادی کرنے کا رواج تھا اور اب بھی ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ بسا اوقات لڑکے اور لڑکی کو اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے اس کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں یہ ایک ملکی رواج تھا جسے کسی حد تک مسلمانوں نے اپنا لیا۔ اور یہ رواج صرف ہندوستان ہی میں نہیں دنیا بھر کے ممالک میں کسی نہ کسی وقت پایا جاتا رہا ہے۔

وہی نقاد جو ہندوستان کے مسلمانوں کی اس بات کو لے کر اسلام کے خلاف منہ کھولنا شروع کر دیتے ہیں حیرت ہے کہ وہ عیسائیت پر یہی الزام کیوں نہیں لگاتے حالانکہ آج سے کچھ ہی عرصہ پہلے تک مغربی ممالک میں یہ بات ہندوستان سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ پائی جاتی تھی۔

میں یہاں ایک کتاب "انگلستان کی معاشی تاریخ" کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ یہ کتاب G.M.TREVELYAN کی تصنیف ہے اور لنڈن میں ۱۹۴۶ء میں طبع ہوئی تھی۔ اس کے صفحہ ۴۶ پر وہ لکھتے ہیں۔

"یہ بات دل میں ایک دھکا سا لگانے والی ہے کہ امراء و شرفاء کی شادیوں میں محبت کو قطعاً دخل نہ ہوتا تھا۔ اکثر اوقات دلہن اور دولہا چھوٹے بچے ہی ہوتے تھے۔ جبکہ ان کو ایک دوسرے سے وابستہ کر دیا جاتا تھا اور بالغ لڑکے اور لڑکی کو بھی ان کے والدین سب سے زیادہ قیمت ادا کرنے والے کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے۔ بعض خاندان تو اپنے بچوں کی شادی کو اپنی بڑائی دولت حاصل کرنے یا کسی بڑے شخص کی حمایت حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اگر لڑکی کسی ایسے شخص سے شادی کرنے سے انکار کر دیتی جس کے ہاتھ وہ فروخت کی جا رہی ہوتی تو اس کی اس بغاوت کو ایسے ظالمانہ رویہ سے دبا دیا جاتا تھا کہ آج اس رویہ کا تصور سمجھ میں ہی نہیں آسکتا۔ کئی کئی مہینوں تک اسے مارا پیٹا جاتا تھا۔ ہفتے میں ایک بار اور کبھی دو بار اور کبھی کبھی ایک ہی دن میں دو بار ۔۔۔ بہت کم والدین اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ ان کا لڑکا یا لڑکی کس سے بیاہی جا رہی ہے۔ انہیں صرف قیمت کی فکر ہوتی تھی۔"

اسی طرح ایک اور کتاب "شادی اور خاندان" جس کے مصنف LECLERCQ ہیں میں وضاحت سے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ نہ صرف انگلستان میں بلکہ جرمنی اور یورپ کے دیگر ممالک میں بھی بیویاں خریدنے کا رواج تھا۔ بعض اوقات لوگ اپنی لڑکیوں کو گائے بھینس کے عوض دے دیا کرتے تھے۔

حیرت ہے کہ ان امور سے واقفیت کے باوجود مغربی نقاد عیسائیت کے متعلق تو کچھ کہنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اسلام کو بلاوجہ ایک ملکی رسم کی بنا پر اپنے تعصب کے تیروں کا نشانہ بنانے لگ جاتے ہیں ❊

پندرہ روزہ وقف ایام کی سکیم اور جماعت گگھیانہ کا قابل تقلید نمونہ

احباب کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے کہ پندرہ روزہ وقف ایام کی سکیم کو آپ اپنے حلقہ میں منظم کریں۔ ہر بالغ احمدی فرد سے سال بھر میں پندرہ دن تبلیغ کیلئے ہیں۔ جن دنوں میں وہ اپنا کوئی ذاتی کام نہ کرے بلکہ جماعت کے انتظام کے ماتحت کسی حلقہ تبلیغ میں جا کر فریضہ تبلیغ ادا کرے۔ اس سلسلہ میں امیر صاحب جماعت احمدیہ گگھیانہ مکرم چودھری عبدالغنی صاحب نے بہت اچھے طریق سے کام شروع کر دیا ہے چنانچہ انہوں نے جولائی میں کچھ نوجوانوں کی تبلیغی ٹریننگ کے لئے کلاس جاری کی جس میں مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مبلغ سلسلہ احمدیہ نے متعلمین کو اختلافی مسائل یاد کرائے۔ ایک مہینہ گذر جانے کے بعد متعلمین کا باقاعدہ تحریری امتحان لیا گیا۔ جس میں وفات مسیحؑ۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر طلباء نے قرآن شریف اور احادیث کی رو سے استدلال کیا۔ امتحان میں تقاریر بھی کروائی گئیں۔ پاس ہونے والے طلباء کو سرٹیفیکیٹ دیا گیا۔ اور اب ان نوجوانوں کو پندرہ پندرہ دن کے لئے تبلیغ پر بھجوایا جا رہا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے پہلی کلاس کے بعد دوسری کلاس بھی شروع کروا دی ہے اور ان کا ارادہ یہ ہے کہ ایسی ٹریننگ جماعت کے سب نوجوانوں کو دیں اور پھر ان سے تبلیغ کا کام لیں۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب یہ رپورٹ پیش کی گئی تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔

جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنی اپنی جگہ ایسا انتظام کریں بخصوصاً جہاں جہاں مرکزی مبلغین ہیں وہاں یہ کلاسیں بہت جلد شروع کر دی جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ربوہ

نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ ہے

بعض لوگ نماز کے واسطے پہلے آتے ہیں اور پیچھے آنے والے ان کے کندھوں پر سے پھاند کر آگے بڑھتے ہیں یہ گناہ ہے اس سے اعمال ضائع ہوتے ہیں۔ ایسا ہی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے اگر تم اس کے نقصانات سے واقف ہوتے تو چالیس سال تک کھڑا رہنا منظور کرتے پر نمازی کے آگے سے نہ گذرتے۔ (فتاوی احمدیہ صفحہ ۴۴)

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو معلوم ہوتا کہ اس پر کیا وبال آئے گا تو چالیس سال کھڑا رہنا بہتر خیال کرتا اور آگے سے نہ گذرتا۔

ناظر تعلیم و تربیت

کلکتہ میں یوم تحریک جدید

انجمن احمدیہ ہال میں زیر صدارت مولینا محمد سلیم صاحب فاضل مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد شریف احمد صاحب بانی۔ خاکسار راقم۔ رشید احمد صاحب مکرم محترم منشی محمد شمس الدین صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے مختلف مطالبات پر تقریریں کیں

مولینا محمد سلیم صاحب فاضل نے تمام مطالبات پر یکجائی طور پر روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے جماعت کو مالی قربانی میں دل کھول کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مالی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔ اور جماعت کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

ناظم تربیت و تبلیغ خدام الاحمدیہ کلکتہ

اذکروا موتاکم بالخیر

کسی نیک ہستی کا ذکر خیر ثواب کے علاوہ بہتوں کے لئے ہدائیت و بھلائی کا موجب ہوتا ہے۔ میری بیوی سکینہ بیگم مرحومہ بنت ڈاکٹر عطر الدین صاحب درویش قادیان نیکی و پارسائی کا بہت اچھا نمونہ تھیں۔ عرصہ ۲۲ سال سے بطور زوجہ مرحومہ میری شریک زندگی رہیں۔ مرحومہ نیک سیرت۔ عابدہ۔ صابرہ اور شاکرہ تھیں۔ شریف النفس اس قدر کہ دشمن کے لئے بھی اس کی زبان سے بددعا نہیں نکلتی تھی۔ ساری عمر بلند آواز اور غیظ و غضب کا لہجہ اختیار نہیں کیا۔ اپنی اولاد سے سچی محبت کرنے والی اور امور خانہ داری کی سلیقہ شعار تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ عقیدت رکھنے والی تھیں۔ اُن کا معمول تھا۔ کہ ہر روز شب کے وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی نہ کسی بزرگ کی باتیں بچوں کو سنایا کرتیں۔ تعلیم یافتہ تھیں۔ تا وفات زمانہ مدارس میں بطور اول معلمہ تعینات رہیں۔ مگر میری نظر سے دیکھنے میں پڑھی ہوئی معلوم نہ ہوتی تھیں ہمیشہ نہایت سادہ لباس پہنتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی زندگی میں میرے گھر کو برکتوں سے بھرپور کر دیا۔

۱۹۲۸ء کے اوائل میں خاکسار قادیان میں نووارد تھا۔ حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم خسر قبلہ ڈاکٹر عطر الدین صاحب حال درویش کی طرف سے خاکسار کو تحریک ہوئی۔ کہ میں اُن کے انتخاب کے مطابق شادی کر لوں۔ مگر میں نے سید صاحب سے معذرت بدیں وجہ چاہی۔ کہ میری مالی حالت ایسی ہے کہ میں بیوی کا کفیل نہیں ہو سکتا۔ مگر سید صاحب متوکل انسان تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میاں تمہاری کفالت کے لئے تو خدا تعالیٰ نے کسی کو پیدا نہیں کیا۔ ہر ذی روح و غیر ذی روح کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے تمہاری بیوی اپنا رزق اپنے ہمراہ لائے گی۔ البتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھ کر اجازت لے لو میں نے حسب ہدائیت حضور کی خدمت میں اجازت کے لئے درخواست کی۔ حضور نے از راہ ذرہ نوازی تحریر فرمایا۔ کہ استخارہ کریں مسنون طریقہ سے حضور انور کے ارشاد مبارک پر استخارہ شروع کر دیا ابھی ہفتہ عشرہ ہی گذرا تھا۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں اپنی جائے رہائش کی جانب جا رہا ہوں ابھی اندر قدم نہیں رکھا تو دیکھا۔ کہ ایک مینڈک جتنا سیاہ بچھو نظر آیا۔ میں ڈر گیا اور کود کر اپنے بستر پر چڑھ گیا۔ صبح میں نے اس خواب اور استخارہ کا ذکر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ انہوں نے تعبیر فرمائی۔ کہ تمہیں بستر پر تو قبضہ حاصل ہو ہی گیا ہے شادی ہو جائیگی۔ کوئی مخالف آپ کو ناکام بنانا چاہتا ہے۔ مگر ابھی استخارہ شروع رکھیں۔ تا وہ روک دور ہو کر بابرکت ہو

سید صاحب نے خاکسار کو مزید ہدایات فرمائیں اور فرمایا کہ استخارہ کر کے کسی کام کو کرنا بابرکت ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے استخارہ شروع رکھا۔ قریباً دو ہفتہ کے بعد خواب دیکھا کہ ایک مکان کی چھت پر جس کو میں اپنا مکان سمجھ رہا ہوں۔ مستورات کا جلسہ منعقد ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تقریر فرما رہے ہیں۔ دوران تقریر میں مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ گویا حضور کو پیاس لگی ہے۔ کمترین نے اپنے مکان میں رکھے ہوئے دودھ سے ایک گلاس بھرا اور حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ تا حضور نوش فرمائیں یہ خواب جناب مولوی عبد السلام صاحب کاٹھگڑھی کی خدمت میں سنایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ شادی تمہارے لئے بابرکت ہے۔ دودھ پیش کرنے سے مراد ہے۔ کہ کوئی بچہ وقف زندگی کرے گا (میں نے اپنی خواب کے بعض حصص چھوڑ دیئے ہیں) اس طرح مرحومہ سے شادی انجام پذیر ہوئی۔

مرحومہ اکثر رویائے صادقہ سے مشرف ہوتیں اُن میں عموماً حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر بزرگان دین کی زیارتوں سے مشرف ہوتیں۔ مرحومہ ماہ رمضان کے پہلے ہفتہ میں بیمار ہوئیں۔ بھیرہ کے جملہ مستند اطباء اور مشہور نامور ڈاکٹروں کا علاج معالجہ کرایا۔ علاج اور تیمارداری میں نے اپنی بساط سے بڑھ کر کی۔ مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وفات کے قریباً ایک ماہ قبل ہی سے مرحومہ کو ایسے خواب آنے شروع ہوئے۔ کہ جن سے یہ ترشح ہوتا تھا کہ مرحومہ میرے پاس اب چند دن کی مہمان ہے قریباً ہر دو سرے تیسرے دن خواب سنایا کرتیں۔ ہر خواب میں کوئی نہ کوئی زیارت بیان کیا کرتیں کہ مجھے تسلی دی جاتی ہے۔ وفات سے ایک ہفتہ پہلے نیند اُڑ گئی تھی اڑھائی ماہ کے عرصہ میں تین دفعہ نمونیا کا حملہ ہوا۔ بخار لازمی رہا۔ آخری دفعہ بھی نمونیہ کا حملہ ہوا۔ مگر ہوش و حواس برابر قائم رہے۔ وفات سے ایک دن پہلے اُس نے دن کے وقت ایک خواب بیان کیا جو غنودگی کی حالت میں ہوا۔ میں تو اسے کشف سمجھ رہا ہوں۔ کیونکہ میرے ساتھ باتیں کر رہی تھیں۔ چند سیکنڈ کے وقفہ کے بعد اُس نے کہا۔ کہ میں آپ کو خواب سناتی ہوں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ میں نے ابھی ابھی دیکھا۔ کہ ایک قبر کھدر ہی ہے۔ اور میں قبر سے خوف کھا رہی ہوں۔ کہ اتنے میں میرے سرہانے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ اور شفقت پدری کی طرح میرے سر پر ہاتھ پھیر رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں میری بیٹی خوف کس بات کا؟ آخر ہم سب جدائی کی گھڑی آن پہنچی مورخہ ۹ اگست کو قریباً دو بجے لڑکے کی طرف منہ پھیر کر کہا۔ بچے کا نام سعادت علی سلمہ اللہ تعالیٰ ہے) نماز کا وقت ہے نماز پڑھ لو۔ میں سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

عزیز سرہانے کی جانب تھا۔ میں نے بھی کہا بیٹا پہلے تم نماز ادا کر لو پھر تم آجاؤ تو میں نماز ادا کروں گا۔ جب وہ وضو کرنے چلا گیا۔ اور میں سرہانے کی جانب بیٹھ گیا۔ تو میری طرف مخاطب ہو کر کہا۔ کہ آپ بھی نماز پڑھ لیں میں نے کہا کہ سعادت علی آجائے تو میں نماز پڑھوں گا۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد کہا۔ راستہ صاف کر دو پھر کہا "بس"۔ عزیز سعادت علی نے ابھی وضو ہی کیا تھا۔ کہ میں نے آواز دی کہ جلدی آجاؤ۔ اُس کے آنے تک عالم سکرات طاری ہو گیا۔ لڑکا سورہ یٰسین سنا رہا تھا۔ جب ختم کر چکا۔ تو مرحومہ کی زبان سے اللہ حق اللہ حق کی آواز نکلی۔ آخر اسی آواز کے ساتھ آخری سانس ختم ہوا۔ اور ہمیں مغموم و محزون چھوڑ کر عالم جاودانی میں پہنچ گئیں۔

عالم سکرات میں آسمان کی طرف انگلی کا اشارہ کر کے ہونٹ ہلتے رہے۔ اس طرح اس نیک و پارسا روح نے جسم خاکی سے پرواز کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ پسماندگان کو خدا تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اُس کے بچوں کو اپنی والدہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نیکی کی باتوں میں پہل کرنے والی تھیں۔ یا اللہ العالمین سکینہ بیگم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین درجات عطا فرما کر جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائیں۔ آمین۔ ثم آمین

(خاکسار سید نعمت علی احمدی مہاجر ہوشیارپوری حال بھیرہ)

فہرست وصولی چندہ خاص اور جماعت احمدیہ ہندوستان!

(۲)

نمبر شمار	نام معطی صاحبان	رقم
۵۲	جماعت احمدیہ یادگیر دکن	۶۱—۷—۰
۵۳	قمر علی صاحب سنبھل پور	۵—۸—۰
۵۴	مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر	۱۰—۰—۰
۵۵	اہلیہ صاحبہ " "	۵—۰—۰
۵۶	سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان	۲۵—۰—۰
۵۷	محصل صاحب حلقہ مبارک	۱۲۱—۰—۰
۵۸	سید احمد صاحب وکیل رام پور	۵—۰—۰
۵۹	منجانب جماعت احمدیہ آسنور کشمیر	۲—۰—۰
۶۰	مبارک احمد صاحب بھوپال	۳—۰—۰
۶۱	مہر النساء بیگم صاحبہ ڈبروگڑھ آسام	۲۰—۰—۰
۶۲	منجانب جماعت احمدیہ آسنور کشمیر	۵—۰—۰
۶۳	" " یاڑی پورہ کشمیر	۳/۸/۰
۶۴	تقدیر احمد صاحب احمد آباد گجرات	۱—۰—۰
۶۵	عبد اللہ خان صاحب افغان مسجد فضل قادیان	۲—۰—۰
۶۶	منجانب جماعت احمدیہ شاہجہانپور یوپی	۴۳—۸—۰
۶۷	اسرار محمد صاحب راٹھ مسکرا	۱۴—۴—۰
۶۸	فضل الٰہی صاحب گجراتی درویش قادیان	۵—۰—۰
۶۹	عبد السبحان صاحب رائچور دکن	۲۴—۰—۰
۷۰	عبد المجید صاحب جمشید پور	۱۰—۰—۰
۷۱	عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال	۳۶—۲—۰
۷۲	میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ کشمیر	۲—۰—۰
۷۳	شیخ عبد الحق صاحب	۲—۱۲—۰
۷۴	محصل صاحب حلقہ اقصےٰ قادیان	۰—۴—۰
۷۵	ایم۔ کے یوسف حسین صاحب منگلور	۱۰۰—۰—۰
۷۶	ایس۔ بی احمد صاحب رسول پور کٹک	۵—۰—۰
۷۷	سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنؤ	۱۰۰—۰—۰
۷۸	عطاء الرحمٰن صاحب موسیٰ بنی مائنز	۲—۰—۰
۷۹	نور الدین صاحب منجانب جماعت سکندر آباد دکن	۱۳—۰—۰
۸۰	سید رضی اللہ صاحب جماعت سنبھل پور	۱۵—۰—۰
۸۱	سید محمد محسن صاحب مبلغ	۵—۰—۰
۸۲	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۲۳—۴—۰
۸۳	مولوی حبیب اللہ صاحب جماعت آسنور	۷—۰—۰
۸۴	محمد حسین صاحب گلبرگہ دکن	۵—۱۲—۰
۸۵	صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حلقہ مبارک	۲۰—۰—۰
۸۶	بشیر احمد صاحب جماعت بنگلور	۴—۰—۰
۸۷	عبد الرحیم صاحب دیودرگ	۴۹—۰—۰
۸۸	ڈاکٹر غلام احمد صاحب جھانسی	۲۰—۴—۰
۸۹	مہر النساء بیگم صاحبہ ڈبروگڑھ آسام	۲۰—۰—۰
۹۰	محمد صدیق صاحب کرڈاپلی	۲۲—۴—۰
۹۱	ملک بشیر احمد صاحب آڑھا	۱۰—۰—۰
۹۲	سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان	۱—۰—۰
۹۳	قریشی حبیب احمد صاحب بریلی	۱۰—۰—۰
۹۴	ولدار علی صاحب کشن گڑھ	۱۲—۰—۰
۹۵	محمد حبیب اللہ صاحب جسینہ بہار	۳—۰—۰
۹۶	محصل صاحب حلقہ اقصےٰ	۰—۸—۰
۹۷	عبد اللہ خان صاحب افغان حلقہ فضل	۲—۰—۰
۹۸	سید عنائیت اللہ شاہ صاحب علی گڑھ	۵—۰—۰
۹۹	غلام محمد صاحب جماعت شورت کشمیر	۸—۸—۰
۱۰۰	محمد اعظم صاحب جماعت خیریت آباد	۵۱۱—۴—۰
۱۰۱	منجانب جماعت اڈنگور	۱۷—۰—۰
۱۰۲	غلام حسین صاحب گلبرگہ	۸—۴—۰
۱۰۳	سید احمد صاحب وکیل رام پورہ	۵—۰—۰
۱۰۴	محمد قمر علی صاحب سنبھل پور	۲—۰—۰
۱۰۵	جماعت احمدیہ آسنور بوساطت حضرت امیر صاحب قادیان	۱۵—۰—۰
۱۰۶	قریشی محمد شفیع صاحب امیر جماعت گٹی ٹلگام	۱—۱۲—۳
۱۰۷	عبد السبحان صاحب جماعت رائچور دکن	۲۰—۰—۰
۱۰۸	مکرم علی خان صاحب گلبرگہ	۶—۰—۰
۱۰۹	غلام احمد صاحب ڈار جماعت آسنور	۱۰—۰—۰
۱۱۰	عملہ دیہاتی مبلغین	۵—۰—۰
۱۱۱	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۲۳—۴—۰
۱۱۲	کے۔ بی حلیمہ صاحبہ پنگاڈی	۴—۰—۰

(۱۱۳) محصل صاحب حلقہ مبارک قادیان ۰-۰-۲۴
(۱۱۴) ابن حمید صاحب منتخب جماعت کنانور ۰-۱۲-۷
(۱۱۵) عبدالمجید صاحب ،، ،، جمشید پور ۰-۲-۱۴
(۱۱۶) پی احمد صاحب پنگاڈی ۰-۰-۱۹
(۱۱۷) محصل صاحب حلقہ فضل قادیان ۰-۸-۱۷
(۱۱۸) کریم الدین صاحب سندھن ۰-۰-۳۶
(۱۱۹) محصل صاحب حلقہ فضل قادیان ۰-۰-۶۴
(۱۲۰) عطاء الرحمٰن صاحب موسی بنی مائنز ۰-۰-۱
(۱۲۱) میر غلام محمد صاحب جماعت یاڑی پورہ کشمیر ۰-۸-۶
(۱۲۲) سیٹھ محمد اعظم صاحب ،، حیدرآباد دکن ۰-۷-۱۰۲
(۱۲۳) ،، ،، ،، ،، یادگیر ۰-۵-۴
(۱۲۴) شیخ عبدالحق صاحب بمبئی ۰-۰-۲۳
(۱۲۵) ماسٹر محمد قمر علی صاحب جماعت سنبل پور ۰-۰-۳
(۱۲۶) دلدار علی صاحب کشن گڑھ ۰-۰-۵
(۱۲۷) میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ کشمیر ۰-۰-۹
(۱۲۸) ملک بشیر احمد صاحب آرہ ۰-۰-۱۰
(۱۲۹) عبدالسبحان صاحب جماعت رائچور دکن ۰-۰-۲
(۱۳۰) عبدالحفیظ صاحب کرپل ۰-۰-۲
(۱۳۱) سید احمد صاحب وکیل رام پور ۰-۰-۵
(۱۳۲) ای عبدالعزیز صاحب پنگاڈی ۰-۰-۱۳
(۱۳۳) عبدالحلیم صاحب بھاگلپور ۰-۱۲-۲۱
(۱۳۴) سید عابد شریف صاحب شموگہ ۰-۰-۱۰
(۱۳۵) سید دستگیر صاحب ،، ۰-۰-۲۰۰
(۱۳۶) سید غلام احمد صاحب جماعت سونگڑہ ۰-۶-۴۲
(۱۳۷) ملک بشیر احمد صاحب آرہ ۰-۰-۴
(۱۳۸) شیخ عبدالستار صاحب کوٹ پلہ ۰-۰-۱۳
(۱۳۹) ایم کو سیتو صاحب جماعت کالی کٹ ۰-۸-۲۲
(۱۴۰) عبدالقدیر صاحب کوٹار ۰-۰-۱۶
(۱۴۱) خورشید احمد صاحب شاہجہانپور ۰-۸-۳
(۱۴۲) عبدالمجید صاحب جمشید پور ۰-۰-۷
(۱۴۳) ایم عبدالحی صاحب جماعت کوڈالی ۰-۸-۵۹
(۱۴۴) عملہ دیہاتی مبلغین ۰-۰-۶
(۱۴۵) معین الدین صاحب کیرنگ ۰-۰-۱۳
(۱۴۶) سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد ۰-۹-۴۰
(۱۴۷) شیخ عبدالحق جماعت بمبئی ۰-۰-۵
(۱۴۸) ڈاکٹر غلام احمد صاحب جھانسی ۰-۰-۴
(۱۴۹) محصل صاحب حلقہ مبارک قادیان ۰-۲-۳
(۱۵۰) محمد ابراہیم صاحب غالب ،، ۰-۸-۱
(۱۵۱) محصل صاحب حلقہ فضل ،، ۰-۰-۷
(۱۵۲) ملک بشیر احمد صاحب آرہ ۰-۰-۱۰
(۱۵۳) محصل صاحب حلقہ اقصیٰ ۰-۰-۲۶
(۱۵۴) ای احمد صاحب پنگاڈی ۰-۰-۱۴
(۱۵۵) خلیل الدین صاحب بھدرک ۰-۰-۲
(۱۵۶) سید احمد صاحب وکیل رام پور ۰-۰-۵
(۱۵۷) جماعت حیدرآباد دکن ۰-۰-۲۰۷
(۱۵۸) محمد صدیق صاحب جماعت کرڈاپلی ۰-۰-۲

(ناظر بیت المال)

قیمت اخبار جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے۔ اُن کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے

بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہو گئی ہے۔ بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں۔ جو احباب وی پی کے انتظار میں ہوں۔ اُن کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وی پی کی انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر وقت کے اندر

اندر ان کی طرف سے قیمت نہ آئی۔ تو پرچہ ان کی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا جائیگا۔ وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے بعض دفعہ دیر کا عرصہ سالوں کا بھی ہوتا ہے ڈاکخانہ میں چالیس ۴۰ پنتالیس ۴۵ وی پی کی رقم ۱۹۴۸ء سے پھنسی

مسئلہ کشمیر کے دو ہی حل ہیں - آزاد غیر جانبدار رائے شماری یا شمشیر

قائداعظم کی تیسری برسی کے موقعہ پر گورنر پنجاب ہز ایکسی لنسی سردار عبدالرب نشتر کی تقریر

لاہور ۱۲ ستمبر قائداعظم کی تیسری برسی کے موقعہ پر ایک عظیم الشان جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے گورنر پنجاب عزت مآب سردار عبدالرب نشتر نے فرمایا "مسئلہ کشمیر کے دو ہی حل ہیں۔ آزاد و غیر جانبدارانہ رائے شماری یا شمشیر۔ اب یہ ہندوستان کی مرضی ہے کہ وہ دونوں میں سے کونسا راستہ اختیار کرتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس مسئلہ کا حل آزاد و غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ ہی ہو۔ کیونکہ اگر ایک دفعہ شمشیریں بے نیام ہو گئیں تو نہیں کہا جا سکتا کہ کشمیر کے علاوہ اور کن کن معاملات کا فیصلہ ہو جائے"۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ "ہم جنگ کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن اگر ہماری آزادی پر حملہ کیا گیا اور ہم کو ہمارے جائز حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی جن میں سے ایک پاکستان کے ساتھ کشمیر کا الحاق بھی ہے تو پھر ہم بھی لڑائی کیلئے تیار ہیں۔ ہم انشاء اللہ اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے کہ ہندوستان پھر کبھی جنگ کا نام نہ لے گا"۔

شیخ عبداللہ کی نام نہاد دستور ساز اسمبلی کا ذکر کرتے ہوئے عزت مآب نے فرمایا۔ "ہندوستان عجیب عجیب چالوں سے کشمیر کو ہضم کرنا چاہتا ہے کبھی مہاراجہ کی طرف سے شمولیت کے اعلان پر زور دیا جاتا ہے۔ کبھی ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے میمورنڈم پیش کئے جاتے ہیں۔ کبھی دستور ساز اسمبلی کا ڈھونگ رچا کر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن دنیا ان سب ڈھکوسلوں سے خوب واقف ہے بالخصوص آئین ساز اسمبلی کی چال نے ان کی ہٹ دھرمی کو اور بے نقاب کر دیا ہے۔ کشمیر کے مظلوم اور بے بس و بے کس مسلمان نے اپنی ہزار بے بسی اور مجبوری کے باوجود اس اسمبلی کا بائیکاٹ کر کے دکھا دیا ہے۔ کہ یہ اسمبلی محض ڈھونگ ہے اور ہندوستانی فوجوں کی موجودگی میں وہاں آزاد و غیر جانبدار استصواب ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ ۷۵ میں سے ۴۳ نمائندے بلامقابلہ منتخب ہوئے ہیں جو شیخ عبداللہ اور ہندوستان حکومت کے نامزد کردہ ہیں یہ ہندوستان نے یہ اقدام کر کے پاکستان کے اس دعویٰ کا خود عملی ثبوت بہم پہنچا دیا ہے کہ موجودہ حالات میں وہاں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری محال ہی نہیں ناممکن ہے"۔

دوران تقریر میں گورنر پنجاب نے سلامتی کونسل کی روش پر بھی کڑی نکتہ چینی کی۔ آپ نے فرمایا "جس معاملہ کے ساتھ بڑی طاقتوں کا مفاد وابستہ ہو اس کے متعلق تو سلامتی کونسل کی ساری مشینری فوراً حرکت میں آ جاتی ہے۔ لیکن دوسرے معاملات میں خواہ وہ امن عالم کے لئے کس قدر ہی خطرے کا موجب کیوں نہ ہو۔ وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ دنیا کی چالیس کروڑ آبادی جنگ کی لپیٹ میں آیا ہی چاہتی ہے۔ دونوں کی فوجیں ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑی ہیں۔ لیکن سلامتی کونسل کو فکر ہے۔ تو اس بات کی کہ نہر سویز میں سے گزرنے والے اسرائیلی جہازوں کی تلاشی کیوں لی جائے۔ امن عالم خطرے میں ہے۔ لیکن وہ اس سے قطعی بے خبر ہے۔ اگر سلامتی کونسل اسی روش پر قائم رہی۔ تو پھر اس کا انجام لیگ آف نیشنز سے بھی زیادہ برا ہو گا۔"

دوران تقریر میں عزت مآب گورنر پنجاب نے قائداعظم کی زندگی پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور ان کے بلند اوصاف بیان فرما کر اہل پاکستان کو نصیحت کی۔ کہ وہ قائداعظم کے بتائے ہوئے راستے یعنی اتحاد و تنظیم اور یقین پر گامزن رہ کر استحکام پاکستان کا فریضہ ادا کریں۔ آپ سے قبل وزیر تعلیم آنریبل سردار عبدالحمید دستی نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ آج ہم قائداعظم کو بہترین خراج عقیدت یہی پیش کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے قائداعظم کی امانت کو اس خطرہ سے محفوظ کر دیں۔ (سٹاف رپورٹر)

عرفات کی پہاڑی پر ایک لاکھ حاجیوں کا اجتماع

مکہ ۱۲ ستمبر۔ کل شاہ ابن سعود کی سرکردگی میں ایک لاکھ حاجی عرفات کی چوٹی پر چڑھے مصر کے امیر حج احمد حمزہ پاشا نے کعبہ کا غلاف حرم مقدس کے کسٹوڈین کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ غلاف ہر سال حکومت مصر کی طرف سے بھیجا جاتا ہے۔ (دستار)

صحیح معاشرہ اسلام کا صحیح ورثہ ہے۔ انہوں نے ہدایت فرمائی۔ کہ پاکستان میں رہنے والی اقلیتوں سے رواداری اور ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ملک جیسا ہمارا ہے ویسا ہی ان کا ہے۔ اور ان کی عزت و آبرو اور مفاد کا تحفظ ہماری اہم ترین ذمہ داری ہے۔

قائداعظم جسمانی اعتبار سے زندہ نہ سہی لیکن وہ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں زندہ ہیں۔ ہر پاکستانی کے دل میں آگے بڑھنے کی جو امنگ پیدا ہوتی ہے۔ ہر وہ قدم جو پاکستان ترقی اور فلاح و بہبود کی منزل کی طرف اٹھاتا ہے۔ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ قائداعظم حیات ہیں۔ چنانچہ ہمارا نعرہ پاکستان کا وہ جائزہ ہے کہ قائداعظم زندہ باد

نیک نیتی اور دیانتداری کے ساتھ پاکستان کو مضبوط کرنے کی کوشش کرو

جہاد کوشش کے درجہ کمال کا نام ہے جو حق و انصاف کے لئے کی جائے

قائداعظم کی برسی پر گورنر جنرل اور وزیر اعظم کی تقاریر

کراچی ۱۱ ستمبر۔ آج مسٹر لیاقت علی خاں نے قائداعظم کی تیسری برسی کے موقعہ پر جہانگیر پارک میں تقریر کی۔ آپ نے فرمایا "پنڈت نہرو اور شیخ عبداللہ ایک اسمبلی تو درکنار بیسیوں اسمبلیوں کا ڈھونگ رچائیں۔ لیکن اس سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ کشمیر ان کے باپ دادا کی جاگیر نہیں۔ کشمیر کے حقیقی مالک وہاں کے ۴۰ لاکھ باشندے ہیں۔ جب تک وہ یو۔ این۔ او کے زیر اہتمام آزادانہ رائے شماری کے نتیجہ پر اپنے مستقبل کا خود فیصلہ نہیں کرتے مسئلہ کشمیر حل نہیں ہو گا۔

ہم کسی حالت میں کشمیر کے ۴۰ لاکھ باشندوں کو نہیں بھولیں گے۔ جب تک ہم انہیں آزاد نہیں کرائیں گے ہمارا مشن پورا نہیں ہو گا۔ پنڈت نہرو پاکستان پر الزامات عائد کرنے سے نہیں جھجکتے۔ انہیں اپنے گریبان میں منہ ڈالنا چاہیئے۔ اور کھو کھلا پادا کر دیکھنا چاہیئے۔ کہ لاکھوں مسلمان کس بدحالی کے عالم میں ہندوستان کو خیرباد کہہ کر پاکستان آ رہے ہیں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑنے کی ذمہ داری ہندوستان کی غیر مذہبی حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے جس کا نہ تو کوئی دین ہے۔ نہ مذہب نہ کوئی اصول"

آپ نے قائداعظم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "قائداعظم ہمارے لئے اتنی بڑی دولت چھوڑ گئے ہیں۔ کہ کوئی شخص شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ یہ قائداعظم کی ہمت تھی کہ انہوں نے تن تنہا کانگرس اور انگریز کا مقابلہ کیا۔ اور فتح حاصل کی۔ جس کے نتیجہ پر ہمیں دنیا کی پانچویں بڑی سلطنت نصیب ہوئی۔ ہم صرف اس طریقہ سے بابائے ملت کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں کہ نیک نیتی اور ایمانداری سے پاکستان کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جائے۔"

اس جلسہ میں الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے بھی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

ہم انہیں اصولوں پر کام کریں گے قائداعظم جن کی زندگی بھر تبلیغ کرتے رہے۔ بابائے ملت قومی آزادی کے علم بردار تھے۔ ہمارا فرض ہے کہ بابائے ملت کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر اپنی مملکت کو ترقی دیں۔ ہم اپنے ہر ہمسائے سے پُرامن تعلقات قائم کرنے کے متمنی ہیں۔ ہم امن پسند ضرور ہیں۔ لیکن امن کے لئے اپنی آزادی کو قربان نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان میں جہاد کی تلقین کی جا رہی ہے۔ لیکن پنڈت نہرو کو مولانا ابوالکلام آزاد سے جہاد کے معنے دریافت کرنے چاہئیں۔ جو صاف طور پر لکھ چکے ہیں کہ جہاد کوشش کے درجہ کمال کا نام ہے۔ جو حق و انصاف کے لئے کی جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس کوشش میں لڑنا ہی پڑے۔ اگر لڑائی اس کے لئے ضروری ہوتی تو نفس امارہ کو مغلوب کرنے کے لئے جہاد کا لفظ استعمال نہ ہو سکتا۔ مولانا نے لکھا ہے کہ اگر بلاد اسلامیہ میں سے کسی ایک پر حملہ ہو جائے۔ تو ہر مسلمان پر فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ مالی جہاد لسانی جہاد کرے اور اگر ہو سکے۔ تو نفس سے بھی جہاد کرے۔ یعنی لڑائی میں بھی شریک ہو۔ اور جس حالت میں بھی ہو اٹھ کھڑا ہو۔

ہم اتحاد کی طاقت سے سینکڑوں دشمنوں پر غالب آ سکتے ہیں (دولتانہ)

لاہور ۱۱ ستمبر۔ میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلےٰ پنجاب نے قائداعظم کی تیسری برسی کے موقعہ پر ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا "قائداعظم نے ہمیں اتحاد کی طاقت سے سینکڑوں دشمنوں پر بھاری بنا دیا قائداعظم نے نظم و ضبط سے ہمیں آگاہ کیا۔ تاآنکہ ہم نے اپنی بے لگام خواہشوں اور امنگوں کو ایک منظم اخلاقی اور سیاسی روش کے تابع کر دیا۔ ہمارے عوام ان تمام باتوں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ اس کا ثبوت وہ پُر وقار ردّ عمل ہے۔ جس کا اظہار عوام نے ہمارے کوتاہ بین ہمسائے کی دھمکی کے جواب میں کیا۔ آپ نے نظم و ضبط یقین محکم اور ایمان کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

"قائداعظم نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ سچی آزادی افلاس لوٹ کھسوٹ بیماری اور جہالت سے نجات میں مضمر ہے۔ اور مساوات اور معاشی انصاف پر مبنی ۲۲